معز امجد

مکہ شہر کی ابدی حرمت

روی[1] أنه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوم فتح مکة: لا تغزی هذه بعد الیوم إلی یوم القیامة[2]، ولا یقتل قرشی صبرا[3] بعد هذا الیوم[4] إلی یوم القیامة[5][6].

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد اب قیامت تک کے لیے اس شہر پر حملہ نہیں کیا جانا چاہیے[1]، اور اس دن کے بعد قیامت تک کے لیے قریش[2] میں سے کوئی اپنے دفاع کا حق دیے بغیر[3] نہیں مارا جانا چاہیے۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے حکم خداوندی کے تحت مکہ کو شہر امن کے طور پر عزت دی جاتی تھی۔ مکہ پر حملہ آور ہونا یا حدود حرم میں کسی شخص کو قتل کرنا مکہ خصوصاً حرم سے متعلق حکم الٰہی کی خلاف ورزی سمجھا جاتا تھا۔ مکہ کی یہ حرمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے عارضی طور پر اس وقت ختم کی گئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کی طرف سے اتمام حجت کے بعد مشرکین بنی اسماعیل کے لیے موت کی سزا کا اعلان کیا گیا۔اس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسی بات کی یاد دہانی کرائی ہے کہ شہر مکہ کی یہ حرمت میرے لیے محض ایک دن کے لیے اٹھائی گئی ہے، چنانچہ آج کے بعد جو کوئی بھی اس شہر پر حملہ آور ہوگا، وہ خدا کی قائم کردہ ایک ابدی حرمت کو توڑنے والا ہوگا۔

۲۔مشرکین بنی اسماعیل کے اصل نمائندے چونکہ قریش ہی تھے،لہٰذا ان کا ذکر خصوصی طور پر کیا گیا۔

۳۔کسی آدمی کو باندھ کر سب سے الگ تھلگ اس طرح چھوڑ دینا کہ وہ بھوک پیاس کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے قتل صبر کہلاتا تھا۔اس اصطلاح کا استعمال ان لوگوں کے لیے بھی کیا جاتا تھا جنھیں قابو کرنے کے بعد اس طرح باندھ کر مار دیا جاتا کہ وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے تھے۔فتح مکہ کے موقع پر منکرین رسول کے لیے خدا کی طرف سے عذاب کے طور پر بعض کفار کو اپنے دفاع کا موقع دیے بغیر اسی طرح گھیراؤ کر کے قتل کیا گیا۔رسول کے منکرین کو اس طرح دفاع کا حق دیے بغیر مار دینا چونکہ ایک خدائی فیصلہ تھا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں متنبہ کیا ہے کہ آج کے بعد کسی شخص کو اپنے دفاع کا موقع دیے بغیر نہیں مارا جانا چاہیے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔بعض اختلافات کے ساتھ یہ روایت درج ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

مسلم، رقم ۱۷۸۲۔ ترمذی، رقم ۱۶۱۱۔ ابن حبان، رقم ۳۷۱۸۔ دارمی، رقم ۲۳۸۶۔ احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۳، ۱۵۴۴۴، ۱۵۴۴۵، ۱۵۴۴۶، ۱۷۸۹۹، ۱۷۹۰۰، ۱۷۹۰۱، ۱۷۹۰۲، ۱۹۰۴۱، ۱۹۰۴۲۔ بیہقی، رقم ۱۸۵۶۶۔ حمیدی، رقم ۵۶۸، ۵۷۲۔عبدالرزاق، رقم ۹۳۹۹۔ ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۸۹۹، ۳۲۳۹۸، ۳۶۹۱۱، ۳۶۹۱۲۔

۲۔'لا تغزی ھذہ بعد الیوم إلی یوم القیامۃ '(اس شہر پر اب قیامت تک کے لیے حملہ نہیں کیا جانا چاہیے) کے الفاظ ترمذی، رقم ۱۶۱۱ میں روایت ہوئے ہیں، جبکہ احمد بن حنبل، رقم ۱۹۰۴۱ میں ان کے بجائے 'لا تغزی مکۃ بعدھا أبدا' (اب کے بعد مکہ پر کبھی حملہ نہیں ہونا چاہیے) کے الفاظ، بیہقی، رقم ۱۸۵۶۶ میں 'لا تغزی بعدھا إلی یوم القیامۃ' (اب کے بعد اس پر قیامت تک کے لیے حملہ نہیں ہونا چاہیے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۵ میں 'لا تغزی مکۃ بعد ھذا العام أبدا' (اس سال کے بعد مکہ پر کبھی حملہ نہیں ہونا

چاہیے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۱۹۰۴۲ میں 'لا تغزى هذه بعدها أبدا إلى يوم القيامة' (اب کے بعد اس پر کبھی بھی قیامت تک کے لیے حملہ نہیں ہونا چاہیے) کے الفاظ، حمیدی، رقم ۵۷۲ میں 'لا تغزى مكة بعد هذا اليوم أبدا' (اس دن کے بعد مکہ پر کبھی بھی حملہ نہیں ہونا چاہیے) کے الفاظ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۹۱۱ میں 'لا تغزى بعد اليوم إلى يوم القيامة' (آج کے بعد اس پر قیامت تک کے لیے حملہ نہیں ہونا چاہیے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۳۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۳ میں 'لا يقتل قرشي صبرا' (قریش میں سے کسی کا بھی قتل صبر نہیں ہونا چاہیے) کے بجائے 'لا ينبغي أن يقتل قرشي صبرا' (یہ جائز نہیں ہے کہ قریش میں سے کسی کا قتل صبر ہو) کے الفاظ، جبکہ احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۵ میں 'لا يقتل رجل من قريش صبرا' (قریش میں سے کوئی آدمی بھی قتل صبر کے ذریعے سے نہیں مارا جانا چاہیے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۴۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۳ میں 'بعد هذا اليوم' (اس دن کے بعد) کے بجائے ان کے مترادف الفاظ 'بعد يومه هذا' (اس دن کے بعد) روایت ہوئے ہیں، جبکہ احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۴ میں 'بعد اليوم' (آج کے بعد) کے الفاظ اور احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۵ میں 'بعد العام' (اس سال کے بعد) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۵۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۳ میں 'إلى يوم القيامة' (قیامت تک کے لیے) کے الفاظ روایت نہیں ہوئے، جبکہ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۵ میں ان الفاظ کے بجائے 'أبدا' (ہمیشہ) کا لفظ روایت ہوا ہے۔

۶۔ بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۱۷۸۲ میں 'ولم يكن أسلم أحد من عصاة قريش غير مطيع. كان اسمه العاصي فسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم مطيعا' (مطیع کے سوا منکرین قریش میں سے کوئی بھی اسلام نہ لایا۔ اس کا اصل نام العاصی (یعنی نافرمان) تھا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمان ہونے کے بعد مطیع (یعنی فرماں بردار) کا نام دیا) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں، جبکہ بعض روایات مثلاً ابن حبان، رقم ۳۷۱۸ میں 'ولم يكن أسلم أحد من عصاة قريش غير مطيع' (مطیع کے سوا منکرین قریش میں سے کوئی بھی اسلام نہ لایا) کے بجائے 'ولم يدرك المسلمون أحدا من كفار قريش غير مطيع' (مسلمانوں نے کفار قریش میں سے مطیع کے سوا کسی کو نہ پایا) کے الفاظ، جبکہ احمد بن حنبل، رقم ۱۷۹۰۰ میں 'ولم يدرك

الإسـلام أحد من عصاة قريش غير مطيع‘ (منکرین قریش میں سے مطیع کے سوا کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ ابن حبان، رقم ۳۷۱۸ میں اسلام لانے والے آدمی کا نام ’العاصی ‘ کے بجائے ’العاص‘ جبکہ احمد بن حنبل، رقم ۱۵۴۴۶ میں ’عاصی‘ نقل ہوا ہے۔

تخریج: محمد اسلم نجمی

کوکب شہزاد

ترجمہ وترتیب: اظہار احمد

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com